REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۷

شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپیہ

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin 143516.

۹ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ　　۱۲ اِخاء ۱۳۵۷ ہش　　۱۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ اِخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۲ اکتوبر ۷۸ء کے الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ اطلاع تھی کہ حضور ۸ اکتوبر کو لندن سے پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس روز مقامی طور پر قادیان میں دُعا اور صدقہ کی خصوصی تحریک کی گئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازئ عمر۔ مقاصدِ عالیہ میں فائز المرام اور بخیریت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت فرمانے کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ اِخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مورخہ ۸ اخاء مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ اور صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ مدراس و کیرالہ کے جماعتی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی غیر موجودگی میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی و قائم مقام وکیل الاعلیٰ۔ اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظرِ اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔

غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کیلئے ضروری ہے کہ خدام کی تربیت اُن اصولوں کے پیشِ نظر ہو جو خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں شامل ہیں

اطفال الاحمدیہ کو جنہوں نے کل کو آپ کی جگہ لینا ہے اپنے ساتھ چلاتے جائیں!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کے پہلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو فرمایا۔ اور اس کا پہلا اجتماع ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء کو قادیان میں ہوا۔ اس کے بعد یہ اجتماع ہر سال قادیان میں منعقد ہوتا رہا۔ تا وقتیکہ تقسیمِ ملک ہوئی۔ اور حالات کے پیشِ نظر آپ بھارت میں اس سالانہ تقریب کو ملتوی کرنے پر مجبور ہوئے۔

الحمد للہ، ثم الحمد للہ کہ آپ سالانہ اجتماعات کا سلسلہ دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا یہ قدم بہت مبارک کرے۔ اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اسے باقاعدہ جاری رکھیں۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی بنیادی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی۔ فرمایا —

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔"

میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ اس غرض کو ہر وقت اور ہر آن اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھیں۔ خود بھی اس پر عمل کریں اور اطفال الاحمدیہ کو جنہوں نے کل کو آپ کی جگہ لینا ہے، اپنے ساتھ چلاتے جائیں تاکہ یہ غرض اُن کے دلوں میں بھی راسخ ہو جائے۔

اراکین کے انتخاب اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی منظوری سے مجھے قریباً سولہ سال اس مجلس کی سربراہی کی سعادت ملی۔ اور میں نے ہمیشہ حضور کے اس ارشاد کو سامنے رکھا اور نوجوانوں کی رُوحانی ٹریننگ اور تعلیم و تربیت کے کام میں اس بنیادی نقطہ کو مدِّ نظر رکھ کر سب پروگرام مرتب ...... کیئے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے تمام پروگراموں کو عملی جامہ پہناتے چلے جائیے۔ سستی اور غفلت کو پاس نہ آنے دیں۔ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ خدام کی تربیت اُن اصولوں کے پیشِ نظر ہو جو خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اور جن کو پورے طور پر اپنانے سے ہی ہم دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کر سکتے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا دُنیا کے ہر کونہ میں گاڑ کر قرآنِ عظیم کے ارشادات کو بنی نوعِ انسان کے دلوں میں راسخ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری مدد رُوح القدس سے فرمائے۔ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اور تمام انسانوں کے دلوں میں اپنے پیدا کرنے والے کی محبت گھر کر جائے۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے آئندہ آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ثابت ہو۔ وَھُوَ الْمُجِیْبُ۔

والسلام

(دستخط) (مرزا) ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث حال لندن　　۲۱/۹/۷۸

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ✣

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا پہلا کامیاب دو روزہ سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے افتتاحی و اختتامی خطاب اور علمائے سلسلہ کی علمی تقاریر

قادیان کے خدام کے علاوہ آندھرا۔ مدھیہ پردیش۔ یوپی اور جموں و کشمیر وغیرہ گیارہ مجالس کے نمائندگان کی شرکت

مختلف علمی اور ورزشی اور ذہانت کے مقابلوں کا دلچسپ پروگرام !!

رپورٹ مرتبہ ——— محمد انعام غوری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا پہلا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶ / اخاء ۱۳۵۷ ہش مطابق ۵ / ۶ / اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ہو کر خالصۃً دینی و روحانی ماحول میں مختلف علمی اور ذہانت کے دلچسپ مقابلہ جات اور اجلاسات کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

گزشتہ سال بھی قادیان میں ایک روزہ سالانہ اجتماع منایا گیا تھا۔ لیکن وہ مقامی اور محدود نوعیت کا حامل تھا۔ لیکن گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی ایک میٹنگ طلب فرمائی۔ جس میں بعد مشورہ یہ طے پایا تھا کہ امسال جو اجتماع منایا جائے وہ دفتر مرکزیہ کے زیر اہتمام ہو۔ اور اس میں بھارت کی جملہ مجالس کو شریک کیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت سے اس بابرکت اجتماع کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ چندہ اجتماع کی شرح سے جملہ مجالس کو مطلع کیا گیا اور اس کے مطابق وصولی کا اہتمام کرنے اور ہر مجلس کو اس اجتماع میں اپنے نمائندگان بھجوانے کی تاکید کی جاتی رہی۔

بیرونی مجالس کے نمائندگان کی شرکت

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان ہے کہ مجموعی طور پر اس نے ہماری مساعی میں برکت ڈالی۔ اور اس پہلی کوشش اور پہلے قدم کو بہت کامیاب بنایا۔ چنانچہ اس اجتماع میں قادیان کے کثیر خدام کے علاوہ ہندوستان کی گیارہ مجالس کے سترہ ۱۷ نمائندے شریک ہوئے اور دو ۲ مجالس کے نمائندے جو اجتماع سے کچھ عرصہ پہلے یہاں مقیم تھے انہوں نے بھی اس میں شرکت کی۔

بھارت کے کئی صوبے قادیان سے ہزار ہزار ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حیدر آباد اور سکندر آباد کی مجلس کے نمائندوں کا شریک ہونا واقعی قابل تعریف ہے۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

حیدر آباد سے چار نمائندے مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب، مکرم اشفاق احمد صاحب۔ اور مکرم محمد عظیم الدین صاحب تشریف لائے۔ سکندر آباد سے مکرم شیخ منصور احمد صاحب، اور مکرم منور احمد صاحب اسی طرح مدھیہ پردیش آراسی سے مکرم محمد اسلم صاحب۔ کانپور سے مکرم عبدالستار صاحب صدیقی۔ لکھنؤ سے مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس اور مکرم محمد مشتاق صاحب۔ یاڑی پورہ (کشمیر) سے مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد اور ان کے ساتھ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک باوجود انصار اللہ میں سے ہونے کے صرف اجتماع میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے۔ ناصر آباد (کشمیر) سے مکرم عبدالحمید صاحب۔ پڈھانوں (پونچھ) سے مکرم عبدالعزیز صاحب۔ اور مکرم نثار احمد صاحب۔ لداخ سے مکرم ناصر احمد صاحب فوجی۔ ڈلہوزی کوٹلہ (پنجاب) سے مکرم مبارک احمد صاحب بٹ۔ اور سانبھن سے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے شرکت کی۔ جبکہ کلکتہ کے ایک خادم اور اڑیسہ کے ایک خادم نے جو کچھ عرصہ پہلے سے قادیان میں آئے ہوئے تھے اس اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی برکات سے نوازے آمین۔

اجتماع کمیٹی کی تشکیل

اجتماع کے پروگرام کو مرتب کرنے کے لئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نگران اعلیٰ اجتماع نے ایک کمیٹی کی تشکیل فرمائی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ سیکرٹری و نائب نگران اجتماع۔

(۲) مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مہتمم اشاعت و قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان ممبر

(۳) خاکسار محمد انعام غوری مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ممبر

چنانچہ ان تین ممبران پر مشتمل کمیٹی نے دو روزہ اجتماع کا پروگرام مرتب کر کے محترم صدر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کو آپ نے مفید مشوروں اور ترمیم کے بعد منظور کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کو عملی شکل دینے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران اور مقامی مجلس کے عہدیداروں سے تعاون حاصل کیا جائے۔ سب سے پہلے اجتماع کے اس تفصیلی پروگرام کی ۱۵۰ کی تعداد میں کاپیاں سائیکلوسٹائل کروا کر ہندوستان کی مجالس میں ارسال کی گئیں۔ اور مقامی طور پر بھی کئی جگہ چسپاں کی گئیں۔ اجتماع کمیٹی نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کی طرز پر اجتماع کے پروگراموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے ان کے منتظمین اور نائب منتظمین اور معاونین مقرر کر کے باقاعدہ ڈیوٹی شیٹ تیار کی۔ اور اس طرح اجتماع کے تمام پروگرام بفضلہ تعالیٰ احسن رنگ میں انجام پائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداران مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب وغیرہم کے علاوہ مقامی مجلس کے عہدیدار مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وغیرہ مختلف شعبہ جات کے منتظم و نائب منتظم کی صورت میں احسن رنگ میں کام سرانجام دیتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

امتحان دینی نصاب خدام الاحمدیہ

پروگرام کے مطابق اجتماع سے قبل مورخہ ۲۴ / ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت کا امتحان دینی نصاب بابت سال ۷۸-۷۷ء لیا جانا تھا۔ چنانچہ باہر کی جماعتوں کو قبل از وقت سوالات کے پرچے بھجوا دیئے گئے تھے۔ اور ہدایات کر دی گئی تھیں کہ اجتماع سے قبل حل شدہ پرچہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ تاکہ نتیجہ مرتب کر کے اجتماع کے موقعہ پر اس کا اعلان کر دیا جائے۔ چنانچہ قادیان کے ۹۲ خدام کے علاوہ باہر کی مجالس کے ۷۳ خدام بھی اس امتحان میں شریک ہوئے۔ اور اس کا نتیجہ بھی مرتب کر لیا گیا ہے۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ تفصیلی نتیجہ انشاء اللہ بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا۔

دفتر مرکزیہ کے اس امتحان کے علاوہ قادیان کی مقامی مجلس نے اپنے معیار کے مطابق تعلیم القرآن کلاس کا بھی اجتماع سے قبل امتحان لیا اور کلاس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے

باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر

خطبہ جمعہ

جو شخص تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اور اُسکے غیر میں امتیاز پیدا کر دیتا ہے

یہ وہ امتیاز ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کے ذریعہ انسانوں کے دِل جیتے جا رہے ہیں اور جیتے جائیں گے

اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح بھی کرو اور اسے نُورانی بنانے کی کوشش کرتے رہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ نبوت ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

سُورہ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاحی لُغت میں بتایا گیا ہے کہ جب لفظِ محبت کا فاعل انسان ہو اور یہ مفہوم ہو کہ

انسان نے اللہ سے محبت کی

تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قُرب کے حصُول کے لئے اُس نے کوشش کی۔ اور جب قرآن کریم میں اس لفظ کو اِس طرح استعمال کیا جائے کہ اللہ نے اپنے بندے سے محبت کی تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو پسند کیا اور اُس کو اپنے انعامات اور رحمتوں سے نوازا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے عہد کو پُورا کرتے ہیں اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں وہ متقی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں سے یقیناً محبت رکھتا ہے۔ اور اپنے انعامات اور رحمتوں سے انہیں نوازتا ہے۔

اپنے عہد کو پُورا کرنے کے کیا معنی ہیں؟ عہد کے معنی ہیں حفاظت اور نگہداشت اور بار بار اور ہر حالت میں کسی چیز کی حفاظت کرنا۔ اور مفرداتِ راغبؒ نے اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ کے معنی یہ کئے ہیں اَوْفُوْا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اپنے عہد کی حفاظت کرو۔ اپنے ایمان کی حفاظت کرو اور

ایمان کے معنی

مفرداتِ راغبؒ نے یہ کئے ہیں کہ کبھی یہ اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے اِسْمًا لِلشَّرِیْعَۃِ الَّتِیْ جَاءَ بِھَا مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ یعنی ایمان اُس شریعت کا نام ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جو شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس شریعت کا نام اور اسم "اِیْمَانٌ" ہے۔ لفظ ایمان بطورِ اسم اِس معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ کے یہ معنی ہوں گے شریعتِ محمدیہ نے جو احکام اوامر و نواہی کی شکل میں دیئے ہیں ان کی نگہداشت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو اور غلطی سے تم وہ عمل بجا لاؤ جس سے روکا گیا ہے اور کسی کام کے کرنے کا حکم ہو اور غفلت سے تم اُسے چھوڑ دو اور عمل نہ کرو۔ پس فرمایا کہ جو شریعتِ محمدیہ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور اس عہد کی حفاظت کرتے ہیں یعنی ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی حکم بجا آوری سے رہ نہ جائے اور کسی نہی کا انسان غفلت کے نتیجہ میں مرتکب نہ رہ جائے۔ وَاتَّقٰی اور جو تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے متقیوں پر اپنے انعامات اور رحمتیں نازل کرتا ہے۔

ایمان کی حفاظت کے تین رُخ ہیں

ایک مومن مذہبی رنگ میں اُس وقت مومن کہلاتا ہے جب اس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک تو یہ کہ وہ دل سے حق کو حق سمجھے۔ دوسرے زبان سے حق کا اقرار کرے اور تیسرے اسی کے مطابق یعنی حق اور ہدایت کے مطابق اُس کے جوارح یعنی اُس کی عملی قوتیں عمل میں مصروف ہوں۔ یہ لُغوی باتیں ہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ گفتگو کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ چیزیں بہت سے دوستوں کے ذہن میں نہیں ہیں۔ ایک تو میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایمان نام ہے شریعتِ محمدیہ کا۔ جس طرح میرے سامنے دوست بیٹھے ہیں ان کے اپنے اپنے نام ہیں۔ میرا نام ناصر ہے۔ اسی طرح ایمان شریعتِ محمدیہ کا نام ہے۔ دوسرے میں نے بتایا کہ تین چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں یعنی زبان کا اقرار اور دل کی تصدیق یعنی حق کو حق سمجھنے کی کیفیت قلبی اور ذہنی اور جو قوائے عملیہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں ان کے ذریعہ سے بھی عمل اس تصدیق، اس حقیقت، اس حقانیت، اس ہدایت، اس شریعت کے مطابق ہو اور مفرداتِ راغبؒ میں لکھا ہے ان تینوں میں سے ہر ایک کو ایمان کہا جاتا ہے۔ وَیُقَالُ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاِعْتِقَادِ وَالْقَوْلِ الصِّدْقِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ اِیْمَانًا۔ اور

تقویٰ کے معنی

ہیں کہ اپنے نفس کو اُن باتوں سے محفوظ رکھنا جو گناہ ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور اِتَّقٰی فُلَانٌ بِکَذَا اِذَا جَعَلَہٗ وِقَایَۃً لِّنَفْسِہٖ اس واسطے ہم تقویٰ کے معنی یہ کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کا مطلب ہے کہ اللہ کو اپنے لئے ڈھال کے طور پر حفاظت کا ذریعہ بناؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں پر فرمایا کہ جو شریعتِ محمدیہ پر ایمان رکھتے ہوئے یہ حفاظت کرتا ہے کہ اُس کا نفس کوئی ایسا کام نہ کرے جس کی شریعتِ محمدیہ نے اجازت نہیں دی اور کوئی ایسا کام کرنے سے رہ نہ جائے جس کا حکم اس شریعت کی طرف سے دیا گیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور اس کے ساتھ جو تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے لئے بطور ڈھال کے اور ذریعۂ حفاظت بنا لیتا ہے یعنی دُعائیں کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں وہ آ جائے تاکہ شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے وہ محفوظ رہ سکے تو ایسے متقیوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے یعنی اپنے انعاموں اور اپنی رحمتوں اور اپنی رضا سے انہیں نوازتا ہے۔

تقویٰ پر قرآن کریم نے یعنی شریعتِ محمدیہ نے بڑا زور دیا ہے اور دراصل

انسان کی رُوحانی ترقیات

... تناور کیا ہوں سے نکلنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے کیونکہ جب تک زمین کو انسان ماحول کے بیج لگانے کے لئے تیار نہ کیا جائے اس وقت تک وہ بیج اگر لگائے بھی جائیں پنپ نہیں سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان اپنی فطرت میں کمزور ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس کمزوری کے بدنتائج سے بچنے کے لئے شریعت محمدیہ نے ہمیں تعلیم دی ہے اور وہ راہیں بتائی ہیں کہ جن پر چل کر انسان یا اُن کمزوریوں سے بچ جاتا ہے یا اگر کوئی بشری کمزوری سرزد ہو جائے تو اس کے بدنتائج سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ مثلاً توبہ ہے اور استغفار ہے بہرحال انسان کی سَیر رُوحانی بدیوں سے بچنے کی کوشش سے شروع ہوتی اور اس کی انتہاء اپنے اپنے ظرف کے مطابق قربِ الٰہی کے حصول پر ختم ہوتی ہے اور پھر اس کی ترقیات اُس نقطہ سے ایک اَور رنگ میں آگے بڑھتی ہیں۔ مثلاً جنّت کا جو تصور اللہ تعالیٰ نے ہمیں "ایمان" یعنی شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں دیا ہے وہ یہ نہیں کہ جنّت میں عمل نہیں ہوگا بلکہ وہ یہ ہے کہ جنّت میں کوئی امتحان نہیں لیا جائے گا۔ عمل تو ہوں گے لیکن ایسے اعمال وہاں نہیں ہوں گے جیسے امتحان کا عمل ہے کہ جس کے نتیجہ میں سزا اور انعام ہر دو کا امکان ہو۔ ایک طالب علم جب امتحان میں بیٹھتا ہے تو اس کے لئے یہ بھی امکان ہے کہ وہ ناکام ہو جائے اور یہ بھی امکان ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ تو جنّت کے اعمال اپنے اندر امتحان کا رنگ نہیں رکھتے۔ لیکن کسی کا یہ تصور کہ جو اسلام نے جنّت بتائی ہے اس میں انسان غفلت اور کسل کی بیماری میں مبتلا ہوگا اور کوئی کام نہیں کرے گا۔ یہ قرآن کریم کا تصور نہیں ہے بلکہ قرآن کریم نے اور اس کی تفسیر میں

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات

... تو یہ بتایا ہے کہ جنّت میں انسان روزانہ اس قدر کام کرے گا کہ اگلے دن اُن کا مقام پہلے دن سے بلند ہوگا۔ اس دنیا میں ساری عمر جو ہم کام کرتے ہیں (یہ ٹھیک ہے کہ ایک آدمی کی جنّت اور دوسرے کی جنّت میں فرق ہے لیکن) اس کا نتیجہ بظاہر یہی نکلتا ہے کہ خدا نے فضل کیا اور اس کی رحمت سے انسان جنّت کا مستحق ہو گیا اور کئی ہیں جو ناکام ہوئے اور ناکامی کی سزا انہیں مرنے کے بعد بھگتنی پڑی۔ لیکن جو کامیاب ہوئے ساری عمر کی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی رحمتوں کی جنّت انہوں نے حاصل کی۔ لیکن جنّت کے شب و روز غفلت کے شب و روز نہیں۔ وہاں جو اعمال انسان کو کرنے کے لئے بتائے جائیں گے وہ اس قسم کے ہیں کہ روزانہ ہی درجات کو بلند کرنے والے اور انسان کو اپنے ربّ کے قریب کرنے والے ہوں گے بہرحال اسی دنیا میں ہماری سَیر رُوحانی یہاں سے شروع ہوتی ہے گو گناہوں سے اور غفلتوں سے اور کوتاہیوں سے ایسے اعمال سے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے انسان بچنے کی کوشش کرے اور تقویٰ کا ایک پہلو یا بڑا پہلو یہی ہے۔ اس کی تفصیل میں تو اس وقت میں نہیں جاؤں گا لیکن یہ کہنا یقیناً درست ہوگا کہ انسان کی سلامتی کے لئے یعنی خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کے لئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کے لئے

تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے

اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فتن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے جو تقویٰ کی چار دیواری کے اندر داخل ہو گیا وہ اس قسم کے فتنوں اور فسادوں اور بداعمالیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ انسان، انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ رُوحانی ترقیات کر سکتے ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی قوت بھی دی اور تقویٰ کی باریک ... کی شناخت بھی عطا کی۔

تقویٰ کی یہ باریک راہیں

اُن کی رُوحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدّ و خال ظاہر کرنے والی ہیں جیسا کہ میں نے بتایا تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ و فساد اور ظلم اور کوتاہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے خود کو محفوظ کر لیا اس لئے رُوحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدّ و خال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آ گئے اور ابھر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے متقیوں سے میں پیار کرتا ہوں۔ قرآن کریم پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے پیار کرنے کا مطلب

یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے انعامات اور اپنی نعمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے ... قرآن کریم نے ہمیں خود بتایا کہ متقی پر اللہ تعالیٰ کے کس قسم کے فضل نازل ہوتے ہیں کون سے انعام ہیں جو اسے دیئے جاتے ہیں، کن نعمتوں سے اسے نوازا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ
فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ
نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ -

فرمایا کہ جو شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے مجھے پناہ بنا لیتے ہیں اور متقی بن جاتے ہیں میں اُن لوگوں سے اس رنگ میں محبت کرتا ہوں یعنی اس طور پر ... محبتیں اُن پر نازل ہوتی ہیں کہ اُن میں اور دوسروں کے درمیان ایک امتیاز پیدا ہو جاتا ہے۔ مومن اور غیر مومن میں رُوحانی حسن کے لحاظ سے تو بہرحال فرق ہے لیکن ظاہر میں بھی وہ پہچانے جاتے ہیں ... صاحب فراست انسان پہچان لیتا ہے کہ یہ شخص کس قسم کا ہے۔ اُن کے اخلاق میں، اُن کے بات کرنے کے طریق میں، اُن کے تخاطب میں، اُن کے سلوک میں، اُن کے دل میں مخلوقِ خدا کے لئے جو پیار اور ہمدردی ہے وہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو ابھی زیرِ تربیت احمدی ہیں نو مبائعین کے کہ نئے نئے جوان ہوئے یا بوجہ اس کے کہ وہ احمدیت میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں اُن میں بھی تھوڑی سی تربیت کے بعد اس رنگ کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے کہ فوراً پتہ لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ دوست اپنے ساتھ اپنے دوستوں کو لے آتے ہیں اور ایک دو فقرہ میں ہی میں سمجھ جاتا ہوں کہ ان کو ابھی تھوڑی سی تربیت کی ضرورت ہے یعنی ابھی

احمدیت کی تربیت

اسلام کی تربیت، ایمان کی تربیت کے حصول کی ابتداء انہوں نے نہیں کی ... ہے۔ چلنے کا طریق ہے۔ چلنے کے طریق سے مجھے یاد آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں شامل ہونے کے لئے دوڑتے ہوئے آتے دیکھ کر فرمایا اَلْوَقَار، اَلْوَقَار کہ تمہاری چال میں ایک مومن کا وقار نظر نہیں آتا۔ تو معلوم ہوا کہ مومن کی چال ایک غیر مومن کی چال سے مختلف رکھتی ہے۔ ان کے درمیان ایک فرق پایا جاتا ہے ... کی نگہداشت ہے۔ ٹھیک ہے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بہت سی کمزوریاں ہیں بہت سے مومنوں سے بھی کمزوریاں سرزد ہو جاتی ہیں لیکن ایک احمدی ... اکثریت کو جب ہم دیکھتے ہیں تو جو مومن ہے وہ کپڑے کو اس ... سے اس پر ترجیح نہیں دے گا اور فرمایا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ آپ کا اُسوہ ہے کہ میری زندگی ... تمہیں کوئی تکلف نظر نہیں آئے گا اور آپ نے دیکھا ہوگا ... ہوں کہ جو احمدی ... ہوں جن میں یہ چھوٹی سی کمزوری ہو اس کو بھی دور ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے فرقان میں اور امتیاز میں فرق آتا ہے ...

ہوتے ہیں کہ کپڑا اپنا ہوگا اور مٹی پر بیٹھنے سے پرہیز کریں گے حالانکہ کئی دفعہ زمین پر بغیر کپڑا بچھائے بیٹھنا ثواب کا موجب بن جاتا ہے۔ یا اگر اُن کے کپڑوں پر کہیں مٹی لگ جائے تو فوراً جھاڑ پھونک شروع کر دیتے ہیں اور اپنے کپڑوں سے مٹی اڑانے لگ جاتے ہیں۔ جس چیز سے بنے ہیں اُسی سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بہرحال بعض دفعہ مٹی پر بیٹھنا بھی ثواب کا کام بن جاتا ہے۔ ایک دفعہ

مجھے یاد ہے

سنٹھیالی میں ہمارے احمدیوں کے دو گروہوں میں آپس کا اختلاف پیدا ہوا اور وہ نامعقول حد تک پہنچ رہا تھا۔ ہم وہاں گئے۔ لمبا قصہ ہے مختصر کر دوں گا۔ تو میں نے دونوں گروہوں کے لیڈروں کو کہا آؤ چلو میرے ساتھ۔ اُن کے ساتھی ایک دوسرے کو غصہ دلانے کی باتیں کر کے بھڑکا رہے تھے اور وہ صلح کی طرف مائل نہیں ہو رہے تھے۔ میں اُن کو باہر لے گیا۔ ایک کھیت میں ہم آرام سے بیٹھ گئے اور میرے دماغ کے کسی کونہ میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ کپڑوں کو مٹی لگ جائے گی۔ زمین پر بیٹھ گئے۔ اُن سے باتیں شروع کیں اور آدھ پون گھنٹہ میں آرام کے ساتھ اُن کی صلح ہوگئی کیونکہ اکیلے تھے اور اُن کو جوش دلانے والا کوئی نہیں تھا۔

کپڑے کی صفائی ضروری ہے

لیکن یہ سمجھنا کہ کپڑے کو صاف ستھرا رکھنا کہ مٹی بھی نہ لگے یہ اتنا بڑا ثواب ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثواب ہی نہیں یہ غلط ہے۔ جب تکلف بیچ میں آ جائے گا تو کپڑے کی صفائی بھی گناہ بن جائے گی۔ یعنی اس حد تک صفائی کہ مٹی لگی ہی نہ ہو، کوئی داغ نہ لگا ہوا ہو۔ یہ صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں نظر آتا ہے کہ ایسا زمانہ بھی تھا کہ وہ کوئی کپڑا بھی نہیں بچھا سکتے تھے۔ نماز کا وقت ایسی جگہ آ گیا ہے کہ مسجد نہیں جا سکتے وہیں زمین پر ہی نماز پڑھ لیتے تھے کیونکہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بڑی بے تکلف زندگی ہے جو اسلام نے ہمارے سامنے پیش کی ہے، جو قرآنی ہدایت نے ہمیں بتائی ہے پس جو شخص تقویٰ سے کام لیتا ہے یعنی جن برائیوں سے، جن کمزوریوں سے اسلام نے روکا ہے اُن سے بچتا ہے اور اُن راہوں کو اختیار کرتا ہے مثلاً استغفار کثرت سے کرنا، دعا کثرت سے کرنا، خداتعالیٰ سے دعائیں کثرت سے کرنا کہ خداتعالیٰ ہر قسم کی بدی اور برائی سے محفوظ رکھے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرقان کا سامان

ایک امتیاز کا سامان

پیدا کر دیتا ہے اور وہ شخص اس قسم کا ہو کہ وہ ہر وقت چوکس رہ کے گناہوں سے بچنے والا اور اعمال صالحہ بجا لانے والا اور مخلوق کی خدمت کرنے والا اور انسان سے ہمدردی کرنے والا ہے اس کی زندگی اور غیر کی زندگی میں تو زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دیکھو کتنا بڑا انعام میں تمہیں دوں گا اگر تم عہد شریعت محمدیہ کو نباہو گے اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو تم میں اور غیر میں زمین اور آسمان کا فرق پیدا کر دیا جائے گا۔ اور سیّئات کو ڈھانپ دیا جائے گا اور ڈھانپنے کے بھی وہ معنی ہیں جس طرح استغفار کے اندر آتا ہے کہ یا گناہ سرزد نہیں ہوگا یا بد نتائج سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھ لے گا۔ قرآن کریم نے مختلف انسانوں کے لئے مختلف معانی کئے ہیں۔ فرمایا اور نور دیا جائے گا۔

نور کے معنیٰ

ہیں کہ ہر کام میں تمہیں ایک بشاشت نورانی دی جائے گی اور علیٰ وجہ البصیرت تم نیکی کے کام کرو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے افعال میں نور ہوگا۔ تمہارے اقوال میں نور ہوگا تمہارے قویٰ میں نور ہوگا۔ تمہارے حواس میں نور ہوگا۔ تم نورِ کامل بن جاؤ گے اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ روشن اور چمکدار ہوں گی۔ اور جن راہوں سے تم نے بچنا ہوگا اور جن سے خدا تعالےٰ نے شریعت محمدیہ میں بچنے کا حکم دیا ہے وہ اندھیرے ہوں گے۔ نور اور اندھیرے کا فرق، تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان ہوگا کہ تم روشن راہوں پر علیٰ وجہ البصیرت بشاشت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے انعاموں کو حاصل کرنے میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور جو غیر ہیں اور خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور وہ اندھیروں میں بھٹکنے والے ہوں گے ان کو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ کونسی راہ خدا تک لے جاتی اور کونسی راہ اس سے دور کرنے والی ہے۔

یہ اُسی سلسلہ مضامین کا حصہ ہے کہ اللہ تعالےٰ متقی سے محبت کرتا ہے اور جو متقی نہیں ہے اس سے پیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ اس عہد پر کامیابی کے ساتھ اور وفا کے ساتھ قائم رہنے والے سے محبت کرتا ہے۔ اُس عہد پر جس کے معنی قرآنِ کریم کے سمجھنے والوں نے شریعتِ محمدیہ کے کئے ہیں۔ پس جو

احکام اوامر و نواہی

قرآن کریم کی شریعت میں ہمیں بتائے گئے، اگر ہم نے جو عہدِ بیعت کیا۔ ہم نے جو یہ عہد کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان رکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ ہم نے جو یہ عہد کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہم اپنے لئے اُسوۂ حسنہ بنائے رہیں گے۔ ہم نے جو یہ عہد کیا کہ ہم آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں گے اور جن راہوں پر ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم نہیں پڑا ہم ان راہوں پر قدم نہیں ماریں گے، اگر اس عہد کو ہم نباہیں گے۔ اگر ہم خداتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے خداتعالےٰ کو اپنے لئے ڈھال بنائیں گے اور سلامتی کا اور بھٹکنے سے حفاظت کا ذریعہ اسے قرار دیں گے۔ اس کی انگلی پکڑیں گے (یہ تمثیلی زبان ہے ٹھیک ہے۔ لیکن تمثیلی زبان کے بغیر ہم سمجھ نہیں سکتے) ہم اس سے یہ عاجزانہ دعائیں کریں گے کہ وہ خود ہمارا رہبر بنے اور اگر تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کر کے اپنے روحانی وجود کے حُسن کے نقوش اُبھاریں گے تو اللہ تعالےٰ ہم میں اور غیر میں فرق کر دے گا اور جب

اللہ تعالیٰ ہم میں اور غیر میں ایک فرق کر دے گا

اس طرح ہم سے پیار کرے گا تو ہم سے غلطیاں یا سرزد نہیں ہوں گی یا ہمیں توبہ اور استغفار کے ساتھ ان غلطیوں کی معافی کی توفیق ملے گی اور اللہ تعالےٰ نیکیوں کی راہوں کو ہمارے لئے منوّر کر دے گا اور ہمارے قویٰ کو اور ہماری طاقتوں کو اور ہماری استعدادوں کو یہ عادت پڑ جائے گی کہ صرف الٰہی راہوں پر وہ چلیں جن راہوں کو اللہ تعالیٰ کے نور نے اس کی رحمت کے ساتھ منوّر کیا ہوا ہے۔ یہ وہ امتیاز ہے۔ یہ وہ فرقان ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کے ذریعہ انسانوں کے دل جیتے جاتے رہے اور جیتے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ یہ وہ ذمہ داری ہے جو آپ پر ڈالی گئی ہے۔ اس کے بغیر اس دعویٰ میں آپ سچے نہیں ہو سکتے کہ ہماری زندگیاں نوعِ انسانی کے دلوں کو جیت کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے ہیں یہ

ہماری زندگی کا مقصد

ہے اس لئے جو خدا نے کہا کہ عہدوں کو پورا کرو اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو۔ تم میں اور غیر میں ایک امتیاز ایک فرقان پیدا کیا جائے گا اور تمہاری کمزوریوں کو ان ہر دو معنیٰ میں جو میں نے بتائے ہیں، ڈھانپ دیا جائے گا اور نور کے سامان تمہارے لئے پیدا کئے جائیں گے۔ یہ امتیاز ہے۔ یہ امتیاز اگر آپ پیدا کر لیں تو کسی کو کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالےٰ کے نور کی طرف یہ قوم لے جانیوالی ہے اس لئے تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے مطابق اپنے نفوس کی اصلاح بھی کرو اور اسے نورانی بنانے کی کوشش کرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

درخواست دُعا:۔ مکرم منور احمد صاحب ابن چوہدری علی محمد صاحب صحابی گلاسگو سے تحریر فرماتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ آج کل بغرض علاج پاکستان تشریف لائی ہیں۔ اُن کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ اپنے وطن لے جائے۔ (مینیجر بدر قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع (بقیہ ص۲)

خدام کو مقامی مجلس کی طرف سے اجتماع کے موقع پر انعامات دیئے گئے۔

امتحان دینی نصاب اطفال

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کے ساتھ ساتھ اطفال کے لئے بھی کچھ ابتدائی نصاب مقرر کیا تھا۔ جس کے مطابق جملہ مجالس کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے اطفال کا زبانی امتحان لے کر اجتماع سے قبل نتیجہ مرکز میں بھجوا دیں۔ چنانچہ اس امتحان میں بھی قادیان کے علاوہ باہر کی بعض مجالس نے حصہ لے کر اپنے نتائج مرکز میں بھجوائے اسمیں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو اجتماع کے موقع پر انعامات دیئے گئے۔

یہ تو اجتماع سے قبل کے پروگرام کی کسی قدر تفصیل تھی۔ اب ہم دو روزہ سالانہ اجتماع کے پروگرام کی طرف آتے ہیں یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مصروف اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر ایک دینی اور روحانی ماحول لئے ہوئے تھا۔ اور خدام کے چہروں پر ایک خاص قسم کی اُمنگ اور بشاشت نمایاں تھی اور بیرونی مجالس کے نمائندگان کی آمد سے تو اجتماع کی رونق کو چار چاند لگ گئے تھے۔

مقام اجتماع

مدرسہ احمدیہ کے صحن کو شامیانے اور قناتوں سے گھیر کر مقام اجتماع کو بہت خوبصورت رنگ میں تیار کیا گیا۔ خدام کے بیٹھنے کیلئے نیچے دریاں بچھا دی گئی تھیں اور اطراف میں باہر سے آنے والے مہمانوں۔ ناظر صاحبان اور دیگر معززین کے لئے کرسیاں لگوا دی گئی تھیں اور ایک خوبصورت اسٹیج بھی تیار کیا گیا۔ پنڈال کے اندر شامیانے اور قناتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، اور مختلف اسلامی نعروں کے جلی حروف میں لکھے ہوئے قطعات لگا دیئے گئے تھے۔ پنڈال کے سامنے لوائے خدام الاحمدیہ کے لئے جگہ مخصوص کر کے پول نصب کر دیا گیا تھا۔

پہلا دن ـ مؤرخہ ۵ اکتوبر

نماز تہجد، نماز فجر اور درس قرآن کریم

ہمارے اس دینی و روحانی اجتماع کا آغاز مؤرخہ ۵؍ اکتوبر کو چار بجے صبح نماز تہجد کی ادائیگی کے ساتھ شروع ہوا جو حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، نے پڑھائی۔ نماز فجر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سورۂ آل عمران کے گیارہویں رکوع کی چند آیات تلاوت کر کے ان کی تشریح بیان کی اور تقویٰ کی حقیقت۔ اجتماعیت کی ضرورت و اہمیت اور خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی اور يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تشریح بیان کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے قیام کی غرض اور اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زرین نصائح پر مشتمل ۲ دو اقتباس پڑھ کر سنائے ـــــ درس کے بعد تمام خدام نے چھ بجے سے ۶½ بجے تک مسجد ہی میں بیٹھ کر (اجتماعی) طور پر قرآن مجید کی تلاوت کی۔

بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا

تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام خدام پروگرام کے مطابق بہشتی مقبرہ پہنچے جہاں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اجتماعی دُعا کرائی۔

پی ٹی اور رسہ کشی

اس کے بعد فٹ بال کی وسیع گراؤنڈ میں تمام خدام نے ہلکی پھلکی ورزش کی بعدہٗ دو ٹیموں کے درمیان رسہ کشی کا بڑا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

ناشتہ

۷½ بجے تمام خدام اجتماع گاہ میں واپس آئے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے وسیع برآمدے میں ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ جملہ خدام نے دریوں پر بیٹھ کر ناشتہ کیا جبکہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان بھی از راہ نوازش خدام کے ساتھ ناشتے میں شریک ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

ٹھیک ۸½ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت، اس اجتماع کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ حاضرین سمیت خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب صدر مجلس نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی۔ تقسیم ملک کے بعد یہ پہلا موقع تھا جبکہ قادیان میں خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ جھنڈا جونہی ہوا میں لہرانے لگا، نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔

بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضلی نے نظم پڑھی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے از راہ شفقت و نوازش بھارت کے خدام کے لئے لندن سے ارسال فرمایا تھا۔ (اس پیغام کا مکمل متن صفحہ اول پر ملاحظہ فرمائیں) ازاں بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دفتر مرکزیہ کی مختصر رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی جس میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہندوستان میں ۵۶ مجالس قائم ہو چکی ہیں اور مزید کوشش جاری ہے۔ اسی طرح مجالس کو فعال بنانے کے سلسلہ میں کیا کچھ کوششیں کی گئیں اور کی جا رہی ہیں ان پر بھی روشنی ڈالی اور اجتماع کے پروگرام مرتب کرنے۔ دینی نصاب کے امتحان۔ خدام الاحمدیہ سے متعلق لٹریچر شائع کرنے وغیرہ امور میں دفتر کی مساعی کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی ہدایات و رہنمائی اور ذاتی توجہ و دلچسپی کے نتیجہ میں مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو فعال بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

حسن کارکردگی میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالی مجالس!

مکرم معتمد صاحب نے آخر میں اس امر کا بھی ذکر کیا کہ مجالس کے اندر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی روح کو فروغ دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے نمایاں کام کرنے والی مجالس کو انعامات دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے چنانچہ اس دفعہ مجموعی طور پر حسن کارکردگی میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو اوّل اور مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کو دوم قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ چنتہ کنٹہ اور موگرال (کیرلہ) کی مجالس کو بعض شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کی بناء پر خصوصی انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ان کے انعامات اجتماع کے آخری روز تقسیم کئے گئے۔

افتتاحی خطاب

آخر میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضور انور نے اس عظیم ذمہ داری کی طرف آپ کو توجہ دلائی ہے جس کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض بتایا ہے یعنی جو تعلیم ہمارے دلوں میں ہے ایسا ہو نہ ہو کہ وہ اگلی نسل تک نہ پہنچے اور دلوں میں مرکوز رہ جائے بلکہ ایک دوسرے کے سینوں میں منتقل ہوتی چلی جائے سو اس بنیادی اور حقیقی تعلیم کی حفاظت اور اس کو اگلی نسل تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔

آپنے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہماری ہر کوشش میں ہی اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت عطا فرمائی ہے کہ اس پہلے مرکزی اجتماع میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں کی گیارہ مجالس کے نمائندے تشریف لائے ہوئے ہیں۔

آں محترم نے فرمایا جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے توجہ دلائی ہے اطفال الاحمدیہ کو ساتھ لے کر چلنا اور اس پاک تعلیم کو جو ہمارے دلوں میں ہے اگلی نسل میں بھی راسخ کرتے چلے جانا خدام الاحمدیہ کی عظیم ذمہ داری ہے۔ انشاء اللہ ہم اگلے سال کوشش کریں گے کہ اطفال کا پروگرام بھی خدام کے ساتھ شامل رکھیں تاکہ اس تنظیم کو جو کل آپ کی جگہ لینے والی ہے ساتھ ساتھ تیار کر سکیں۔ وباللہ التوفیق

محترم صدر مجلس نے مقام خلافت۔ خلافت کی ضرورت و اہمیت اور خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں جو تئیس سال کے قلیل عرصہ میں ہوئی وہ صرف اور صرف خلافت کی برکت تھی۔ جونہی مسلمانوں نے اس نعمت کو ٹھکرایا وہ ہر قسم کی ترقیات سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سورۃ جمعہ میں دی گئی بشارت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کامل بنا کر مبعوث فرمایا ہے چنانچہ آپؑ کے بعد پھر سے خلافت راشدہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں پھر ایک فتنہ کھڑا ہوا اور بعض لوگوں نے خلافت کی ضرورت و اہمیت سے انکار کیا سو اُن کا انجام بھی ہمارے سامنے ہے اور خلافت کی قیادت میں جماعت مبائعین کی ترقیات بھی دنیا کے سامنے ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ بعض وسوسہ اندازی کرنے والوں کی طرف سے یہ بات بھی اٹھائی جا رہی ہے کہ اب جو دوسری صدی شروع ہونے والی ہے اس میں کسی نئے مجدد کی ضرورت پیش آئیگی حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے بشارت پا کر دنیا میں یہ اعلان فرما دیا تھا کہ میں صرف چودہویں صدی ہی کا نہیں بلکہ آخری ہزار سال کا بھی مجدد ہوں۔ پس جب آپؑ مجدد الف آخر ٹھہرے تو آپ کے بعد کسی ایسے مجدد کی جو آپ سے علیحدہ ہو کر آئے ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اب آپؑ کی بعثت کے ساتھ خلافت راشدہ کا

سلسلہ شروع ہو گیا ہے تو خلفاء امام سے بڑھ کر تجدید دین کا کام کون کر سکتا ہے اور قرآن کریم میں نظام خلافت کا ذکر ہی کیا گیا ہے اور اسی کی حفاظت کی خاطر قربانیاں کرنے کا سبق دیا گیا ہے اور قرآن میں کسی جگہ مجدد کے نظام کا ذکر نہیں پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور اس کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

فٹ بال میچ

اختتامی اجلاس کے معاً بعد ½۱۰ بجے سے ½۱۱ بجے تک گراؤنڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی دو ٹیموں کے مابین فٹ بال میچ کھیلا گیا۔ جس میں بیرون مجالس کے خدام نے بھی حصہ لیا

تلاوت و نظم خوانی کے مقابلہ جات

اس کے بعد ½۱۱ بجے سے ایک بجے دوپہر تک تلاوت و نظم خوانی کے مقابلے ہوئے حسن قرأت کا مقابلہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا جج کے فرائض مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ادا کئے اس مقابلہ میں دس خدام نے حصہ لیا اس کے بعد نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ نے اس کی صدارت کی۔ جج کے فرائض محترم جناب منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے ادا کئے اس مقابلہ میں ۱۳ خدام نے حصہ لیا۔

ان مقابلہ جات کے بعد ایک بجے تا ½۲ بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔

کھانا دوپہر

نمازوں کے معاً بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدے میں تمام خدام نے دوپہر کا کھانا تناول کیا جس میں بیرونی مجالس کے نمائندگان کے علاوہ مقامی طور پر ناظر صاحبان۔ افسران صیغہ جات۔ اور بعض دیگر احباب بھی مدعو کئے گئے تھے۔ محترم جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کھانا کھلانے کے انتظام کی نگرانی و خدام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے خود بھی اس دعوت میں شمولیت فرمائی دوپہر کے کھانے میں لذیذ پلاؤ اور آلو ثماٹر کا سالن تمام خدام اور مدعوین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

مقابلہ ذہانت

کھانے سے فراغت کے معاً بعد ½۲ بجے تا ۳ بجے ذہانت کے امتحان کا پروگرام تھا۔ جس کے لئے پہلے سے ایک پرچہ سائیکلوسٹائل کروا لیا گیا تھا۔ نصف گھنٹے کا وقت تھا۔ جس میں خدام نے دس سوالوں کے جواب اسی پرچے میں لکھنے تھے اس امتحان میں ۴۹ خدام نے حصہ لیا۔

مقابلہ تقاریر معیار دوم

۳ بجے تا ۵ بجے سہ پہر خدام الاحمدیہ کے معیار دوم کا تقریری مقابلہ ہوا اس گروپ کے لئے ۵ عنوان مقرر کر دیئے گئے تھے۔ (۱) سیرت آنحضرت صلعم (۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) اسلام کی خوبیاں (۴) وقت کی پابندی (۵) تندرستی ہزار نعمت ہے اس پروگرام کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید نے فرمائی اس مقابلہ میں ۸ خدام نے حصہ لیا جج کے فرائض مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب اور مکرم مرزا ظہیر الدین صاحب نے ادا کئے۔

مقابلہ مشاہدہ و معاینہ

اس کے بعد ۵ تا ۶ بجے تک مشاہدہ و معاینہ کا ایک دلچسپ مقابلہ ہوا جس میں میز پر بہت ساری چھوٹی بڑی مختلف اقسام کی چیزیں بے ترتیب رکھ دی گئی تھیں۔ خدام باری باری داخل ہوتے اور ایک منٹ ان اشیاء کو دیکھ کر باہر نکل جاتے اور پھر اپنے حافظہ اور قوت مشاہدہ کی مدد سے ان اشیاء کو کاغذ پر لکھ کر دے دیتے اس مقابلہ میں ۶۴ خدام نے حصہ لیا۔

اس کے بعد مسجد مبارک میں ½۶ تا ۷ بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔

رات کا کھانا:۔ نمازوں کے معاً بعد تمام خدام کو رات کا کھانا کھلایا گیا جس میں تنوری روٹی کے ساتھ قورمہ پیش کیا گیا اس موقع پر بھی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بیرونی مجالس کے نمائندگان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا

مقابلہ تقاریر معیار اوّل

کھانے سے فراغت کے بعد ۸ تا ۱۰ بجے شب معیار اوّل کے خدام کا تقریری مقابلہ ہوا خدام پوری تیاری کے ساتھ مقابلے کے لئے آئے ہوئے تھے بیرونی مجالس کے خدام نے بھی اس میں حصہ لیا اس مقابلہ کے لئے پانچ عنوانات مقرر کئے گئے تھے۔ (۱) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) سیرت حضرت مصلح موعودؓ (۳) برکات خلافت (۴) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں (۵) اسلام

اور مساوات۔ اس پروگرام کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی جبکہ جج کے فرائض مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ادا کئے اس مقابلہ میں دس خدام نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ کے ساتھ اس اجتماع کے پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد خدام اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے جبکہ باہر سے آنے والے نمائندگان کی رہائش کا مہمان خانہ کے کوارٹرز میں انتظام تھا۔

دوسرا دن مورخہ ۱۷؍اکتوبر

نماز تہجد نماز فجر اور درس

اجتماع کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھائی بعدہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم نے نماز فجر پڑھائی اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے درس دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زریں تعلیمات اور اپنی جماعت کو نصائح پر مشتمل "کشتی نوح" کے روح پرور اقتباسات پڑھ کر سنائے درس کے بعد تمام خدام نے مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد جملہ خدام بہشتی مقبرہ پہنچے جہاں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے مزار پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی

ورزشی مقابلے

اجتماعی دعا سے فراغت کے بعد خدام گراؤنڈ میں جمع ہو گئے جہاں ۷ بجے سے ۸ بجے تک پی ٹی کے علاوہ دوڑوں کے مقابلے اور لانگ جمپ گولہ وغیرہ پھینکنے کے مقابلے ہوئے ۸ بجے تمام خدام اجتماع گاہ میں واپس آ گئے جہاں سب کو ناشتہ کرایا گیا۔

مقابلہ پیغام رسانی

ناشتے کے بعد پیغام رسانی کا مقابلہ ہوا۔ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے دو گروپ اور بیرون مجالس کے نمائندگان کا ایک گروپ شریک ہوا۔ یہ مقابلہ بھی بڑا دلچسپ رہا۔

کبڈی: اس کے بعد ۱۱ بجے تک خدام کے اے۔ بی ہر دو گروپ کا علیحدہ علیحدہ کبڈی کا میچ فٹ بال کی وسیع گراؤنڈ میں ہوا۔ جہاں تمام خدام کے علاوہ بہت سے شائقین حضرات بھی جمع تھے

علمائے سلسلہ کی تقاریر اور اختتامی خطاب

ٹھیک گیارہ بجے تمام خدام گراؤنڈ سے پھر اجتماع گاہ واپس آ گئے جہاں اختتامی جلسہ کا پروگرام تھا یہ جلسہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ بعدہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے ہیں ویرانے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہ علمائے سلسلہ نے اپنی تقاریر سے خدام کو مستفید فرمایا۔ چنانچہ پہلی تقریر "اسلامی مجالس و اجتماعات کے آداب" کے عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی آپ نے ہمارے اجتماعات کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اجتماعات دینی و روحانی ترقی۔ صحت جسمانی کی نشوونما۔ ذہنی ارتقاء اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینے کے پروگراموں پر مشتمل ہوتے ہیں آپ نے فرمایا قوم کے نوجوان قوم کے ستون اور ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اس طبقہ کی اصلاح دراصل پوری قوم کی اصلاح ہوتی ہے اور اسی غرض کے لئے حضرت المصلح الموعودؓ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو قائم فرمایا اور اس لحاظ سے خدام کے ایسے اجتماعات خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں آپ نے ایسے اجتماعات کے آداب پر روشنی ڈالنے کے بعد آخر میں فرمایا ہم نے ساری دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم خلافت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہ کر خلیفہ وقت کے ہر حکم و ارشاد کی تعمیل و تکمیل میں کوشاں رہیں آخر میں آپ نے حضرت المسیح الموعودؑ کے روح پرور اقتباسات پڑھ کر سنائے

دوسری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے "تجدید دین اور خلافت احمدیہ" کے موضوع پر کی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد خلافت راشدہ کا سلسلہ شروع ہوا جو تیس سال کے بعد ختم ہو گیا اس کے بعد بادشاہت وملوکیت وغیرہ کا دور دورہ رہا۔ پھر آنحضرت صلعم کی بشارت ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ

کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد پھر سے خلافتِ راشدہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ لیکن یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ گذشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں کوئی صدی بھی صالحین وصادقین اور دینِ اسلام کی تجدید کرنے والے گروہ سے خالی نہیں رہی آنحضرت صلعم کی بشارت کے مطابق ہر صدی میں دین کی تجدید کرنے والے صالحین وصادقین کی جماعت ہوتی چلی آئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نبوت کے فیوض کا سلسلہ دراصل خلافت ہی کے ذریعہ پھیلتا اور پھولتا ہے اور سورۂ نور کی آیت استخلاف میں دراصل اسی نعمت کا مشروط طور پر ذکر کیا گیا ہے اور اس کی حفاظت و اطاعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کسی اور مجدد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ خلیفہ کا کام تجدیدِ دین ہوتا ہے اور ہر خلیفہ مجدد ہوتا ہے جبکہ ہر مجدد خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

تیسری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید نے

"غلبۂ اسلام کی صدی اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں"

کے عنوان پر کی۔ موصوف نے بتایا کہ انبیاء کے ذمہ جو عظیم کام ہوتا ہے وہ کام دراصل حقیقی خادم کے ذمہ ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی خدمات وقربانیوں کا کسی قدر تذکرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں اور بزرگوں کے سنہری کارناموں کی طرف بھی خدام کی توجہ مبذول کرائی۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابلؓ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہؓ۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی۔ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ وغیرھم کی بے لوث خدمات وجاں نثاری وقربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ میں قادیان کے وفات یافتہ بزرگ علماء کی وفات کا بھی تذکرہ فرمایا اور نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ یہ ہمارے سلف صالحین منھم من قضٰی نحبہ کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے احسن رنگ میں سبکدوش ہو گئے اب آپ خدام احمدیت نے اپنی ذمہ داریوں اور سلسلہ کے بوجھ کو اپنے کاندھوں پر اٹھانا ہے اور حضور کے ارشاد بارہ تیرہ سال بعد جماعت احمدیہ پر جو نئی صدی آنے والی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارت کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پس ہمیں ہمہ وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئیے۔

اس تقریر کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ نے محترم ثاقب زیروی صاحب کی ایک نعتیہ نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اختتامی خطاب

نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے اختتامی خطاب فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہر مسلمان کے لئے کامل نمونہ قرار دیا ہے آپ نے جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا کام شروع فرمایا تو بہتوں نے مخالفت کی اور صرف چند مخلصوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہا پھر بعض اپنی مخالفت سے باز آ گئے اور بعض آخر وقت تک مخالفت پر کمربستہ رہے لیکن اس سارے دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے جاں نثار اور ایسے مخلص اور فدائی اور بے لوث خدمت کرنے والے ساتھی عطا فرمائے جنہوں نے آپ کے مشن کی تکمیل میں آپ کا پورا ساتھ دیا۔

آنمحترم نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ میں حضرت المصلح الموعودؓ نے جو مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے اور اس کے پورا کرنے کی جو ذمہ داریاں خلفاء کرام پر ڈالی گئی ہیں اس کی ادائیگی کے لئے جماعت کے ہر طبقے کو تیار کیا جا سکے اور جیسے جیسے جماعت کے افراد کی اکثریت کا قدم تیزی سے آگے بڑھتا جائیگا ویسے ویسے کمزور طبقہ بھی تیزی سے قدم اُٹھانے پر مجبور ہو جائے گا اس طرح مجموعی طور پر ساری جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر غلبۂ اسلام کی گھڑی کو قریب تر لانے کی کوشش میں مصروف ہو جائے گی۔

آنمحترم نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس امر کی طرف آپ کو پھر متوجہ کرتا ہوں جس کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں ذکر فرمایا ہے اور وہ بات آپ کے عہد میں بھی شامل ہے کہ نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کا جو آپ سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جس کا آپ نے عہد کیا ہے وہ کبھی بھی اوجھل نہ ہونے پائے آپ نے فرمایا ہماری جماعت کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے بلکہ مذہبی اور روحانی جماعت ہے اور اس کی ساری ذیلی تنظیمیں بھی دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ اسلام کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور ایسی مضبوط بنیادیں قائم کر دیں کہ جس پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی عمارت تعمیر ہوتی جا رہی ہے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے آخری لیکچر خلافت حقہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو غلبۂ اسلام کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مخالفت بھی بہت ہو گی لیکن اگر حکومتیں بھی احمدیت کے خلیفہ سے ٹکر لیں گی تو پاش پاش ہو جائیں گی اور اس بشارت کو ہم نے پوری ہوتے ہوئے دیکھا اور اس قسم کے نظارے قیامت تک دیکھتے چلے جائیں گے۔

اب ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اس نعمت کو یعنی خلافتِ حقہ کو ایمان اور عملِ صالح کی شرط کے ساتھ قیامت تک قائم رکھیں اور نسلاً بعد نسلٍ اس کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔

آخر میں آنمحترم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت المصلح الموعودؓ سے کسی نے پوچھا کہ خدام الاحمدیہ کا مطلب اور مقصد کیا ہے تو آپؓ نے فرمایا احمدیت یعنی حقیقی اسلام جس قسم کی خدمت کا معیار قائم کرنا چاہتی ہے وہ معیار اس مجلس کے ذریعہ دنیا میں قائم ہو۔

خدا کرے کہ ہمارے ذریعہ سے بنی نوع انسان کی خدمت کا وہ اعلیٰ معیار دنیا میں قائم ہو جو دنیا کے لئے ایک مثال ہو اور دنیا کے دل جیتنے میں ممد ومعاون ہو۔

اختتامی خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع بفضلہٖ تعالیٰ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

عہدیداران مرکزیہ و نمائندگان کی میٹنگ

۱/۲ ۱ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نمازِ جمعہ کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور ایک مختصر اور جامع خطبہ کے بعد نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی اس کے بعد آپ کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدیداروں کے علاوہ بیرونی مجالس سے آئے ہوئے نمائندگان کو بھی مشورے کیلئے بلایا گیا تھا اس میٹنگ میں آئندہ سال کے اجتماع کو مزید بہتر بنانے۔ بھارت کی مجالس کو مزید فعال بنانے وغیرہ اُمور پر مختلف تجاویز پر غور ومشورہ کیا گیا

اطفال کی دلچسپ کھیلیں اور تقسیم انعامات

۱/۲ ۲ بجے سے ۱/۲ ۴ بجے تک اطفال کی دلچسپ کھیلوں کا پروگرام تھا اس کے بعد خدام نے والی بال کا ایک میچ کھیلا آخر میں ۱/۲ ۵ بجے کے قریب تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی اجتماع کے موقعہ پر جو علمی ورزشی اور ذہنی مقابلہ جات اور دینی نصاب وغیرہ کے امتحان لئے گئے تھے ان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان اور اسپورٹس کلب قادیان کی طرف سے قریباً ایکہزار روپے کے انعامات تیار کئے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں بعض درویش احباب نے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے عطیات بھی عطا فرمائے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ چنانچہ یہ انعامات محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائے۔

شکریۂ احباب

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و دیگر احباب و نوجوانوں کا جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے بھر پور تعاون دیا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی باوجود شدید مصروفیات کے اجتماع کے جملہ پروگراموں میں بنفسِ نفیس شرکت فرماتے رہے اور امتحان دینی نصاب کے لئے تمام خدام کو دفاتر ومدارس سے چھٹی عنایت فرمائی اسی طرح جمعرات کے روز اجتماع کے سلسلہ میں پورے مرکزی ادارہ جات میں تعطیل

کروائی جس سے نتیجہ میں بانوے مقابلوں میں دیگر درویشان کرام نہایت ذوق شوق کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں میں شریک ہوئے۔ اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی [illegible] آپ نے علیحدہ طور پر منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاص طور پر مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش افسر سپورٹس اور مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت دلچسپی سے اجتماع گاہ کی تیاری اور ورزشی مقابلوں میں ہر طرح کا تعاون دیا فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے کچھ نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا قرآن مجید نے ایک مومن کی صفت یہ بتائی ہے کہ وہ قوی اور امین ہوتا ہے اس لحاظ سے دینی و علمی مقابلوں کے ساتھ ساتھ قوت مقابلے اور ورزشی مقابلوں کے ساتھ دینی و علمی مقابلوں میں حصہ لینا بہت ضروری ہے اور ہر قسم کی استعدادوں کی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں حفاظت کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک قومی امانت ہے۔

آخر میں آپ نے انعام لینے والوں اور انکے والدین و معلمین و مربیان کو مبارکباد دی اور اجتماعی دعا کرائی۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

مورخہ ۲۸/۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم محمد یوسف علی صاحب ابن مکرم محمد خضر صاحب باجوہ درویش کے نکاح کا اعلان مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عرفان خان صاحب مرحوم اڑیسہ کے ہمراہ مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر کے عوض فرمایا اور مورخہ ۲۸/۹ کو تقریب شادی عمل میں آئی چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دعا کرائی اس کے بعد برات مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب درویش (جہاں لڑکی کے رخصتانہ کا پروگرام تھا) کے مکان پر گئی۔ یہاں پر بھی تلاوت کلام پاک کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ایڈیٹر بدر)

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۲۸/۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم حافظ صلاح الدین صاحب خادم مسجد مبارک آف پونچھ ابن مکرم نورالدین صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف درویش کے ہمراہ بعوض مبلغ ۱۰۰۱/- روپیہ حق مہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)

(۲) مورخہ ۲۹/۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز عصر عزیزہ زرقہ زرین صاحبہ بنت مکرم شمشاد علی صاحب مظفرپور (بہار) کے نکاح کا اعلان عزیز عبدالرحمن صاحب ابن مکرم شیخ عبدالستار صاحب بلاری کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر فرمایا اس موقع پر مکرم شمشاد علی صاحب نے اعانت بدر میں ۱۵/- روپیہ شکرانہ فنڈ میں ۲۰/- اور شادی فنڈ ۲۰/- روپیہ ادا کئے ہیں فجزاھم اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین خاکسار: محمد شمس الدین کلکتہ نزیل قادیان

(۳) مورخہ ۱۵/۹ کو بعد نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خاکسار کے بھتیجے عزیزم نسیم احمد خان ولد راجہ نصیر احمد خان ساکن نونشی کا نکاح عزیزہ شمس آرا بیگم صاحبہ بنت راجہ نصیر احمد خان صاحب ساکن یاری پورہ کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ یاری پورہ میں پڑھایا۔ اس خوشی میں خاکسار نے مبلغ پچاس روپیہ حسب ذیل مدات میں ادا کئے فنڈ بابت مقامی مسجد ۳۰/- روپیہ شکرانہ ۵/- روپیہ درویش فنڈ ۱۵/-

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

مورخہ ۲۷/۹ [illegible] کو مکرم مولوی سید نصیرالدین صاحب فاضل کارکن دفتر نظارت بیت المال آمد کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ نعیمہ المنان صاحبہ بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد کثیر تعداد میں درویشان کرام برات کی صورت میں مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے مکان پر تشریف لے گئے۔ یہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۸/۹ کو بعد نماز مغرب مکرم سید نصیرالدین صاحب کے والد محترم سید بدرالدین احمد صاحب نے اپنے مکان پر تین صد کے قریب احباب و خواتین کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین! (ایڈیٹر بدر)

اخبار قادیان

محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر تاحال لدھیانہ کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں مورخہ ۲/۱۰ کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ لدھیانہ تشریف لے گئے محترم مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ مولوی صاحب کی طبیعت اب پہلے سے کافی بہتر ہے۔ آج ان کو کچھ چلایا گیا اور بٹھا کر کھانا بھی کھلایا گیا۔ اور عام طبیعت بھی پہلے سے کافی بہتر ہے احباب محترم مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مورخہ ۱/۱۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فٹ بال کھیلتے ہوئے مکرم بدرالدین صاحب مہتاب کارکن دفتر اخبار بدر کی دائیں ٹانگ میں شدید چوٹ آئی اور پنڈلی کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔ بٹالہ سے ایکسرے کرا کے مقامی ڈاکٹر مسٹر بیندر سنگھ صاحب کے ہسپتال سے جا کر پلستر چڑھایا گیا موصوف کی کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

★ مورخہ ۲۸/۹ کو مکرم غلام حسین صاحب درویش کے ہاں نواسی تولد ہوئی نومولودہ مکرم ابو خالد زبیر صاحب کلکتہ کی بیٹی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "فرحت نبیلہ" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مکرم ابو خالد صاحب زبیر نے مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں جمع کرائے [illegible] اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے

★ مورخہ ۲/۱۰ کو مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم مخدوم حسین صاحب خادم مسجد اقصیٰ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش کا نواسہ ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "تنویر احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین

[illegible] شادی فنڈ میں [illegible] روپیہ اعانت بدر میں [illegible] روپے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خاکسار: بشیر احمد خان صدر جماعت احمدیہ نونشی)

خبرِ وفات

مکرم علی صاحب [illegible] احمد نامہ کرڈاپلی مورخہ ۶/۹ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام [illegible] سے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

[illegible]

نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت منعقدہ ۲۵ جون ۱۹۷۸ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۵ جون ۱۹۷۸ء کو لجنات بھارت کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا اس امتحان میں نصاب۔ کتاب کشتی نوح صفحہ ۴۲ تا آخر دینی معلومات صفحہ ۳۲ تا ۴۴ سورہ بقرہ کا آخری رکوع حفظ کرنا۔ قادیان کی ممبرات کے لئے پانچواں پارہ باترجمہ بیرون لجنات کے لئے تیسرا پارہ پہلے چار رکوع باترجمہ رکھا گیا تھا۔

قادیان کی کل ۵۸ ممبرات نے حصہ لیا اور سب کامیاب ہوئیں ۱۵ بھارت کی لجنات کی کل ۷۶ ممبرات نے امتحان دیا جس میں سے ۷۰ کامیاب ہوئیں۔ قادیان کی لجنہ کا قرآن کریم کا نصاب زیادہ تھا اس لئے علیحدہ پوزیشن نکالی گئی ہے اور باقی تمام لجنات کی علیحدہ۔

قادیان:۔ اول عزیزہ ناصرہ بیگم ڈوگر ۸۳/۱۰۰ دوم: عزیزہ امۃ الرفیق ۸۱/۱۰۰ سوم امۃ النصیر نیاز ۸۰/۱۰۰

لجنات بھارت:۔ اول نشاط احمد پٹنہ ۸۸/۱۰۰ دوم۔ کشور احمد پٹنہ ۸۷/۱۰۰ مدبینہ احمد رانچی ۸۷/۱۰۰

سوم انیسہ صلاح الدین حیدرآباد ۸۴/۱۰۰۔ عزیزہ بیگم مدراس ۸۴/۱۰۰

دیہاتی لجنات:۔ رشیدہ بیگم کرڈاپلی ۷۸/۱۰۰ کو انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ منصورہ بیگم جاوید	۹۴
۲	″ منصرت بیگم دہرر	۷۳
۳	″ بشریٰ بیگم گجراتی	۶۵
۴	″ ناصرہ بیگم ڈوگر اوّل	۸۳
۵	″ نافعہ بیگم	۹۷
۶	″ امۃ النصیر نیاز سوم	۸۰
۷	″ امۃ النصیر بنت ماسٹر ابراہیم صاحب	۵۰
۸	″ ساجدہ ثریا	۷۰
۹	″ صادقہ سلطانہ	۴۳
۱۰	″ سلیمہ بیگم	۷۰
۱۱	″ امۃ القدوس	[illegible]
۱۲	″ امۃ الرحمٰن خادم	۵۹
۱۳	″ رفعت سلطانہ	۹۹
۱۴	″ نصرت سلطانہ	۴۹
۱۵	″ مبارکہ شاہین	۹۷
۱۶	″ منصورہ عصمت	۶۸
۱۷	″ ثریا سلطانہ	۷۱
۱۸	″ بشریٰ بیگم	۶۱
۱۹	″ امۃ النصیر سلطانہ	۶۵
۲۰	″ صادقہ طیبہ	۹۴
۲۱	″ حمیدہ عظمت	۶۱
۲۲	″ فریدہ عفت	۴۰
۲۳	″ نعیمہ بشریٰ	۵۸
۲۴	″ نسیم اختر	۴۳
۲۵	″ امۃ الجمیل نیاز	۶۵
۲۶	″ [illegible] شہناز	۴۵
۲۷	″ زیب النساء قریشی	۶۰
۲۸	″ فردوس بیگم	۸۰
۲۹	″ طلعت بشریٰ	۵۸
۳۰	″ امۃ المجید نصرت	۹۳
۳۱	″ امۃ الشکور ڈوگر	۹۷
۳۲	عزیزہ نزہت طیبہ	۴۸
۳۳	″ جمیلہ خاتون دہلوی	۵۷
۳۴	″ امۃ المجید ربانی	۶۸
۳۵	″ عقیلہ عفت	۴۰
۳۶	″ شمیم اختر	۴۳
۳۷	″ راشدہ مسعود	۹۵
۳۸	″ فرحت جہاں	۹۳
۳۹	″ صدیقہ قیصرہ	۹۳
۴۰	″ امۃ الرشید شوکت	۶۹
۴۱	″ امۃ العزیز ربانی	۵۱
۴۲	″ امۃ القدوس پریمکار	۵۵
۴۳	″ ظہیرہ بیگم لقا پوری	۷۵
۴۴	″ منیرہ خاتون	۵۴
۴۵	″ صاحبزادی امۃ الرؤف	۷۸
۴۶	″ امۃ الکریم کوکب	۴۳
۴۷	″ امۃ الرفیق بانگروی دوم	۸۱
۴۸	″ امۃ الوحید بانگروی	۶۸
۴۹	″ شمیم اختر گیلانی	۷۵
۵۰	″ امۃ النصیر	۳۶
۵۱	″ امۃ العزیز گجراتی	۶۹
۵۲	″ فرزانہ یاسمین	۵۸
۵۳	″ نادرہ نسرین	۴۷
۵۴	″ رفعت ہاشمی	۵۸
۵۵	″ رضیہ ہاشمی	۵۸
۵۶	″ امۃ المومن اسلم	۵۷
۵۷	″ امۃ القدوس گجراتی	۴۹
۵۸	″ مجیدہ نصرت قریشی	۳۶

مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ شاہدہ پروین	۴۷
	″ نصرت جہاں	۷۶
	عزیزہ بیگم ماجد سوم	۸۴

حیدرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ قدسیہ پروین	۷۰
۲	سلطانہ بیگم شمس	۵۱
۳	″ آمنہ عبدالحق غوری	۵۹
۴	″ نعیمہ بیگم	۵۵
۵	″ انیسہ بیگم سوم	۸۴
۶	″ سلیمہ بیگم	۴۳
۷	″ صالحہ نسرین غوری	۹۲
۸	″ رعنا بیگم	۵۷
۹	″ ناصرہ بیگم	۶۶

کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ بشریٰ جبیں	۳۸
۲	″ بشارت [illegible]	۴۰
۳	″ ناصرہ بیگم	۳۶
۴	″ صدف شاہین	۴۱
۵	″ آمنہ نزہت کریم	۳۶
۶	″ شاہدہ نسرین	۵۸

بنگلور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	نسرین بیگم	۴۱
۲	یاسمین سلطانہ	[illegible]

شاہجہانپور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ بشریٰ خاتون قریشی	۲۰
۱	″ افروز جہاں	۶۱
۲	″ عابدہ انجم	۶۸
۱	″ امۃ الباری قریشی	۵۷

پٹنہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ نشاط احمد	۸۸
۲	″ شاہینہ نازنین	۷۴

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۳	عزیزہ کشور احمد دوم	۸۷
۴	″ بشریٰ رشید سوم	۸۲

رانچی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ افشاں احمد	۹۹
۲	″ درخشاں احمد	۴۷
۳	″ مدبینہ احمد دوم	۸۷

سکندرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ افسر سلطانہ	۳۷
۲	″ زرقی دردانہ	۴۳
۳	″ امۃ الکریم کوثر	۹۴

یادگیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ رفیعہ بیگم مظہر	۶۳
۲	″ بشریٰ نصرت	۴۰
۳	″ شہیلہ طیبہ	۹۷
۴	″ امۃ العزیز بانو	۵۶
۵	″ امۃ الباسط نسیم	۷۱
۶	″ [illegible]	۹۲
۷	″ ریحانہ بانو	۶۶
۸	″ امۃ القدوس	۶۱
۹	″ ثمینہ کوثر	۷۵

[illegible]

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ طلعت جہاں	۹۹
۲	″ رضیہ سلطانہ	۳۷

[illegible]

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ النصیر منصورہ	۵۹

[illegible]

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	[illegible] بیگم	۳۳
۲	طاہرہ بی بی	۳۵
۳	ذاکرہ النساء	۳۳

کیرنگ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ بشریٰ بیگم	۵۲
۲	″ [illegible] بیگم	۵۵
۳	″ امۃ الباسط	۹۹
۴	″ صدر النساء	۵۴
۵	″ عزیزہ بیگم	۵۹
۶	″ کوثر بیگم	۵۱

کرڈاپلی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مریم بی بی	۴۲
۲	شکیلہ بیگم	۵۶
۳	مریم بیگم	۳۴
۴	صدیقہ بیگم	۵۴
۵	ستر لیقا بی بی	۳۷

۶ ۔ تبارک بی بی	۵۵	۱۲ ۔ صابرہ بیگم	۳۴
۷ ۔ زینت النساء	۳۹	۱۳ ۔ صورت النساء	۳۶
۸ ۔ رشیدہ بیگم	۷۱	**۱۶ ۔ امروھہ :-**	
۹ ۔ قطری بی بی	۴۳	۱ ۔ قمر جہاں	۵۴
۱۰ ۔ امۃ الحی	۳۶	۲ ۔ ذاکرہ بیگم	۶۴
۱۱ ۔ فاطمہ بی بی	۴۴	۳ ۔ شمیمہ خاتون	۶۱

امروہہ ضلع مراد آباد میں

جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس!

امسال "امروھا" میں جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۱، ۲۲ر اکتوبر کی تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں تشریف لانے والے احباب و خواتین کے قیام و طعام کا انتظام جماعت امروہہ کرے گی۔ مکرم محمد راشد صاحب (ذکریا نہ مرچنٹ) سیکرٹری تبلیغ محلہ بساون گنج، "امروہہ" ضلع مراد آباد۔ یو۔پی کے پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔ امروہہ پہنچنے والے احباب مکرم محمد راشد صاحب محلہ بساون گنج سے ملیں تاکہ ہر ایک کو سہولت سے جائے قیام پر پہنچا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی مرحوم کی وفات پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ازراہ شفقت و نوازش دوسرے ہی روز تعزیتی ٹیلیگرام موصول ہوا۔ اس کے علاوہ بہت سے احباب کے خطوط، اظہار تعزیت و ہمدردی کے سلسلہ میں موصول ہو رہے ہیں جو ہمارے لئے تسکین کا باعث ہیں۔ میں ہر ایک کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے اخبار بدر کے ذریعہ جملہ احباب کی خدمت میں شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اور محترم مولانا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار:- رشیدہ بیگم اہلیہ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی مرحوم۔

درخواستِ دعا:- میری بڑی ہمشیرہ مکرمہ طاہرہ خاتون صاحبہ اور بڑے بھائی مکرم محمد اکرم صاحب جاوید چند مہینوں سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: اختر پرویز سیکرٹری مال بھرت پورہ (بہار)

VARIETY		CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا
واحد مرکز ←
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
Autowings,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اخبار بدر کے ذریعہ تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی اولین فرصت میں ادا کرکے ممنون فرماویں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۳۶	مکرم برکات احمد شمیم صاحب	۱۵۵۶	مکرم سید ابوصالح صاحب۔
۱۰۸۴	” شمیم الرب صاحب۔	۱۵۶۰	” محمد اسماعیل صاحب میر
۱۱۱۲	” رشید احمد صاحب	۱۶۴۱	” عبد القادر صاحب گنائی۔
۱۱۳۳	” ناصر احمد صاحب	۱۶۴۴	” غلام مصطفےٰ صاحب۔
۱۱۳۵	” محمد تقی صاحب۔	۱۶۴۵	محترمہ اے ایچ بیگم صاحبہ
۱۱۳۷	” صلاح الدین صاحب	۱۶۴۶	مکرم محمد صاحب ضیائی۔
۱۱۴۸	” میاں محمد عمر صاحب سہگل۔	۱۶۴۷	” شرف الدین صاحب۔
۱۱۵۶	” ڈاکٹر شاہ شمیم احمد صاحب	۱۶۴۸	” قزل باش صاحب۔
۱۱۸۴	” سید رفیق الدین صاحب	۱۶۴۹	محترمہ کوہ نور صاحبہ۔
۱۱۹۰	” شجاع الدین صاحب استاد	۱۶۵۰	بزم کہکشاں لائبریری۔
۱۱۹۵	” عبد السلام صاحب	۱۶۵۱	مکرم سید علی ید اللہ صاحب۔
۱۱۹۷	” نثار احمد صاحب	۱۶۵۲	” سید نصرت شاہ صاحب۔
۱۲۲۸	” انوار احمد صاحب۔	۱۶۵۳	یونس واچ کمپنی۔
۱۲۳۱	” عبد العزیز صاحب	۱۶۵۴	مرکزی لائبریری۔
۱۲۴۳	” خواجہ غلام صاحب لون	۱۶۵۵	مکرم ایف عباس صاحب۔
۱۲۹۶	” ایم حفیظ اللہ صاحب۔	۱۶۶۰	محترمہ سرتاج بیگم صاحبہ
۱۳۰۳	” سید جلال الدین صاحب	۱۶۶۱	مکرم عبد الرحمٰن بیگ صاحب۔
۱۳۱۴	” عبد الحمید صاحب۔	۱۶۶۲	” ابو الاشفاق راشد منوری صاحب
۱۳۴۱	” محمد فیروز الدین صاحب قریشی۔	۱۶۶۳	” سید محمود احمد صاحب۔
۱۳۵۰	” مصطفےٰ احسین صاحب رضوی	۱۶۷۳	” محمد اسد اللہ صاحب
۱۴۰۵	” منیر الدین صاحب	۱۷۵۸	” محمود احمد صاحب (غلام نبی صاحب)
۱۴۰۶	” پی۔ محی الدین صاحب۔	۱۸۳۵	” لئیق احمد صاحب عارف
۱۴۱۶	” شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۸۳۶	” محی الدین صاحب۔
۱۴۴۹	” سی۔ پی۔ علی کٹی صاحب۔	۱۸۴۶	” محمد ظفر صاحب۔
۱۴۷۵	” سید محمد ادریس صاحب	1889 F	احمدیہ موومنٹ ان اسلام
۱۵۴۱	” ایم۔ ڈی سہیل صاحب	1902 F	مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب۔
۱۵۴۹	محترمہ مس طاہرہ خاتون صاحبہ۔	1981 F	” محمد ظفر عبد الباسط صاحب

درخواستِ دعا

مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب بمبئی کی دو بچیاں عزیزہ دردانہ بیگم صاحبہ بی۔ایس سی فائنل میں اور عزیزہ سلطانہ بیگم صاحبہ بی۔ایس سی جونیر کلاس میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوگئی ہیں۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں بچیوں کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا کی ہے۔ نیز اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بھی درخواست دعا کی ہے۔

خاکسار: محمد فاروق مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بمبئی۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔!

مدراس میں مسجد احمدیہ و دار التبلیغ کا افتتاح اور سالانہ کانفرنس

یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل وکرم ہے کہ اُس نے مدراس میں جماعت احمدیہ کی مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کی تقریب افتتاح مورخہ ۳ نومبر ۱۹۷۸ء قبل از جمعہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے مبارک ہاتھوں عمل میں لائی جائے گی۔ افتتاح کے ساتھ ہی مورخہ ۴-۵ نومبر بروز ہفتہ و اتوار دو روزہ کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ مرکز سے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ اور سلسلہ کے دیگر بزرگان کرام بھی تشریف لائیں گے۔

وہ تمام احباب جو اس مبارک تقریب افتتاح اور کانفرنس میں شمولیت فرمانا چاہتے ہیں قبل ازیں خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ اُن کے قیام وطعام کا انتظام کیا جا سکے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو تبلیغ اسلام اور تعلیم وتربیت کا بہترین ذریعہ ثابت فرمائے اور اس تقریب کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

براہِ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرمائیں۔

خاکسار:- محمد عمر کنوینر استقبالیہ کمیٹی

59 - CHOOLAIMEDU HIGH ROAD

MADRAS - 94 (PIN. 600094)

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) - ہندوستان کے مخلصین جماعت جو اس سال قادیان میں عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کرنا چاہتے ہیں وہ فی جانور یکصد ساٹھ تا یکصد ستر روپے کے حساب سے ارسال فرمائیں۔

(۳) - بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس امریکن ڈالر ارسال فرمائیں۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا لیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ اتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس

بمقام امروہہ (محلہ بساون گنج) بتاریخ ۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء

امسال جماعت احمدیہ اتر پردیش کی بارھویں سالانہ کانفرنس انشاء اللہ بتاریخ ۲۱-۲۲ اخاء ۱۳۵۷ ہش (مطابق ۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء) بمقام امروہہ محلہ بساون گنج منعقد ہوگی۔ اجلاسات رات ۸½ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کریں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ اور کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

چندہ کانفرنس مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں:-

خاکسار:- عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

C/o Ahmadi & Co. Bahadur Gunj

SHAHJAHAN PUR (U.P.) PIN: 242001.

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۶/۱۰/۷۸ کو بعد نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم نصیر الدین صاحب ابن مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کے نکاح کا اعلان مکرمہ نعیمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے خطبۂ نکاح میں فرمایا کہ یہ دونوں خاندان پرانے خاندان ہیں اور مکرم مستری محمد دین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خاندان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور خاص طور پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ پُرانے خادمانہ تعلقات تھے اور اب ہمارے ساتھ بھی ان کے اچھے اور گہرے تعلقات ہیں — اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے جانبین کے لئے باعثِ برکت کرے آمین۔

مکرم مستری محمد دین صاحب نے -/۵ روپے شکرانہ فنڈ میں اور پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کروائے ہیں فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیٹر بدر)

(۲) مورخہ ۱/۱۰/۷۸ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کے نکاح کا اعلان مکرم مبشر احمد صاحب ولد مکرم اللہ بخش صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض بعد نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: شبیر احمد ناصر قادیان

درخواست دُعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کا لائل پور میں ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا۔ کچھ دن بعد اپنے گھر ضلع ملتان چلے گئے۔ زخم میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے ان کو بہاولپور ہسپتال میں لے جایا گیا۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے کامل وعاجل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- محمد عبد اللہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

فہرست ۲۷

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت!

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت کے انتخاب کی آئندہ تین سال یعنی ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ کٹک (اُڑیسہ)

سیکرٹری وصایا: مکرم سید فضل جلیل صاحب

(۲) جماعت احمدیہ مدراس۔

سیکرٹری امور عامہ: مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔